چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

روزنامہ خبریں ملتان

Daily
KHABRAIN

ایڈیٹر: امتنان شاہد

جلد 24 | بدھ 28 رجب المرجب 1438ھ 26 اپریل 2017ء 11 بیساکھ 2074 ب صفحات 14 قیمت 13 روپے | شمارہ 324

خادم پنجاب، زراعت اور کسان

ہماری زراعت

نوید عصمت کاہلوں

آج میں جس موضوع کو اپنے زیر قلم کر رہا ہوں اس موضوع پر ہمارے دانشوروں نے بہت کم لکھا ہے۔ کاشتکاری اور زراعت ہے جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی اور کل آبادی کا 45 فیصد جبکہ دیہی علاقوں کے 66 فیصد افراد کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ ملکی برآمدات کا 63 فیصد انحصار بھی زراعت پر ہے۔ اہم فصلوں کی مجموعی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 70 فیصد ہے۔ اسی طرح گندم کا 76 فیصد، کپاس 74 فیصد، دھان 58 فیصد، گنا 65 فیصد، مکئی 78 فیصد، ترشاوہ پھل 95 فیصد اور 66 فیصد آم کی پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح صوبہ پنجاب ملک میں فوڈ سیکیورٹی اور غربت کے خاتمہ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے جب غریب اور چھوٹے کسان قرضہ لیتے اور پھر اصل زر سے زائد سود کی مد میں رقم ادا کرتے اس قرضہ کی ادائیگی میں انہیں اپنے مال مویشی کو بھی بیچنا پڑتا پھر کہیں جا کر وہ سود در سود کی رقم بینکوں کو لوٹاتے اور اکثر اوقات قسطوں کی رقم میں تاخیر کی وجہ سے انہیں حوالات کی سلاخوں میں بند کر دیا جاتا اور دوسری جانب بینکوں سے اربوں روپے لے کر معاف کرانے والے بڑے لوگ دندناتے پھرتے ہیں اور ان بڑے قرض خوروں کی معافی اور چھوٹ کیلئے نت نئی سکیمیں متعارف کرائی جاتی رہیں لیکن چھوٹا کسان قرضوں کے سود تلے دبتا چلا گیا۔ یہ صورتحال جب وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے علم میں آئی تو انہوں نے ملکی تاریخ میں پہلی بار چھوٹے کاشتکاروں، مزارعین اور مستحقین کیلئے 100 ارب روپے کی خطیر رقم سے بلا سود قرضوں کی سکیم متعارف کرانے کا تاریخی اقدام کر دیا۔ اس سکیم کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو ربیع کیلئے 25 ہزار اور خریف کیلئے 40 ہزار روپے فی ایکڑ بلا سود قرضوں کا اجراء جاری ہے۔ کاشتکاروں کی سہولت کیلئے کسان کارڈ کا اجراء بھی جلد کیا جا رہا ہے۔ فارم میکانائزیشن کیلئے 36 ایگری سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ تمام فصلوں کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈز کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ زرعی اجناس کی بہتر قیمتوں کے حصول کیلئے ویئر ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ان منصوبوں سمیت کاشتکاروں کی فلاح کے متعدد منصوبوں پر عمل جاری ہے۔ ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ پچھلی حکومتوں کے ادوار میں ڈی اے پی کی بوری قیمت 4 ہزار روپے تک پہنچ چکی تھی جو کہ کاشتکاروں کی قوت خرید سے باہر ہو چکی تھی۔ اسی طرح یوریا کی فی بوری قیمت 2200 روپے تک پہنچ چکی تھی اور تمام طریقے یہی کہ اتنی مہنگی کھادیں خریدنے کیلئے کاشتکاروں کو سارا سارا دن قطاروں میں لگنا پڑتا اور پھر اس وقت کی حکومت نے یوریا درآمد کر کے اپنے چہیتوں میں اس کی بندر بانٹ کر دی جنہوں نے یہ کھاد معصوم کاشتکاروں کو مہنگے داموں فروخت کر کے اپنی تجوریاں بھر لیں یہ بھی ایک لمبی اور دکھ بھری داستان ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے وزارت زراعت کا قلمدان بھی ایک عملی کاشتکار نعیم اختر خان بھابھہ کو سونپا ہے جو کاشتکاروں کے حقیقی مسائل سے بخوبی آگاہی رکھتے ہیں اور محکمہ زراعت کے انتظامی امور چلانے کی خاطر سیکرٹری زراعت کے عہدہ پر محمد محمود جیسے افسر کی تعیناتی کی گئی جو روزانہ تقریباً 18 گھنٹے سے زائد کام کرتا ہے اور کاشتکاروں کی فلاح کیلئے نت نئے اور Innovative Ideas متعارف کرانے میں اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا رہا ہے۔ محکمہ زراعت نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر سبسڈی کے ثمرات کاشتکاروں کی دہلیز تک بڑے شفاف انداز میں پہنچا رہا ہے۔ بجلی کے ٹیرف میں کمی اور زرعی ادویات پر تمام ٹیکسز کا خاتمہ بھی فصلوں کی لاگت کاشت میں کمی لانے کا بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کاشتکاروں کے مسائل اور ان کے حل کیلئے اگر کسی حکومت نے عملی اقدامات کئے ہیں تو وہ موجودہ حکومت ہے۔ محمد محمود نے محکمہ کا انتظامی چارج سنبھالتے ہی افسران اور دوسرے عملے کو خواب خرگوش سے جگایا اور ہدایت کی کہ کاشتکاروں کی رہنمائی کیلئے اپنی سرگرمیاں تیز کریں تاکہ پنجاب کے کاشتکاروں کو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے کاشتکاروں کے ہم پلہ بنایا جا سکے۔ زراعت کے میدان میں جدت، مہارت اور انفارمیشن کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے انقلاب برپا کیا جا سکے۔ فصلوں کی کاشت اور پیداوار کے اہداف کے حصول کو یقینی بنایا جا سکے۔ کپاس کی 10 ملین گانٹھ کی پیداوار کے حصول کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔